REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم پنجشنبہ

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ تین پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے
تار کا پتہ: الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ — ۳۱ ظہور ۱۳۴۰ھش — ۳۱ اگست ۱۹۶۱ء — نمبر ۲۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۹ اگست بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کی طبیعت بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ دعاجلہ اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

"آئندہ سیاسی و سماجی نظام معین کرنے میں حکومت کو مدد دیں"

وکلا کو صدر ایوب کا مشورہ — تعلیم یافتہ طبقہ کو ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کی تلقین

لاہور ۳۰ اگست۔ صدر محمد ایوب خاں نے کل وکلا کو مشورہ دیا کہ وہ ملک کے مسائل کا مطالعہ کریں اور ان کو حل کرنے کے لئے حکومت جو اقدامات کر رہی ہے ان میں حقیقی اور بھرپور دلچسپی لیں — صدر ایوب کل گورنر ہاؤس میں لاہور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے ارکان سے خطاب کر رہے تھے۔ ایسوسی ایشن کے صدر ملک اسلم حیات نے فیلڈ مارشل کو سپاسنامہ پیش کیا۔ صدر ایوب نے اپنی تقریر میں کہا کہ ملک کے پڑھے لکھے لوگوں میں وکلاء کا گروہ کافی مضبوط اور مؤثر ہوتا ہے۔ اور ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ملک کے آئندہ سماجی اور سیاسی نظام کا ڈھانچہ تیار کرنے کے سلسلہ میں حکومت کی مدد کریں۔ صدر نے کہا کہ غریب آدمی تو پاکستان کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ملک کے پڑھے لکھے طبقہ میں یہ جذبہ نہیں پایا جاتا۔ آپ نے کہا کہ تعلیم یافتہ طبقہ کو اپنے بھائیوں کے لئے زندگی کی راہ معین کرنے میں زیادہ دلچسپی لینی چاہیئے۔

صدر نے مزید کہا کہ حکومت نے ملک میں جو اصلاحات نافذ کی ہیں۔ ان پر یونہی ایک نظر ڈال کر کوئی نتیجہ قائم نہیں کر لینا چاہیئے۔ ان اصلاحات کا مقصد ذہنی غلامی کی ان زنجیروں کو توڑنا ہے جو آبادی کے ایک بڑے حصے کو جکڑے ہوئے ہیں۔ ان اصلاحات کا مقصد ذہنوں کو مختلف قیود سے نجات دلانا اور لوگوں کو پاکستان کی تعمیر کے سلسلہ میں اپنا کردار بہتر طور پر سرانجام دینے کے قابل بنانا ہے۔ صدر ایوب نے اس سلسلہ میں زرعی اصلاحات کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا کہ ان سے ملکی معیشت اور لوگوں کی تربیت کے سلسلہ میں دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ آپ نے زرعی اصلاحات کے ضمن میں بڑے زمینداروں کے تعاون کی بڑی تعریف کی

بار ایسوسی ایشن کے ارکان نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں صدر ایوب کو آپ کے کامیاب دورہ امریکہ اور پاکستان کے وقار اور بہتری کے لئے آپ کی خدمات پر مبارکباد دی۔ سپاسنامے میں صدر کے ان اقدامات کی افادیت پر مکمل یقین کا اظہار کیا گیا جو آپ نے قومی زندگی کے مختلف شعبوں کو ترقی دینے اور بہتر بنانے کے لئے کئے ہیں۔ سپاسنامے میں صدر سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ ملک کے آئندہ دستور کے لئے انتخابات ذاتی نگرانی میں کرائیں۔ بار ایسوسی ایشن نے عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور کہا کہ سابق حکومتوں نے بھی عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنے کے بارے میں بہت کچھ کیا تھا لیکن وہ محض زبانی جمع خرچ تھا اور اس سے مقصد حل نہیں ہوا تھا۔

افریقی ایشیائی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس بلائی جائیگی

بلغراد جاتے ہوئے کراچی میں انڈونیشیا کے صدر سکارنو کا بیان

کراچی ۳۰ اگست۔ صدر انڈونیشیا ڈاکٹر احمد سکارنو نے کہا ہے کہ میں افریقی، ایشیائی ملکوں کے سربراہوں کی ایک کانفرنس بلانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ صدر انڈونیشیا کل کراچی کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ — ڈاکٹر سکارنو نے کل صبح کراچی میں ۱/۲ ۲ گھنٹہ قیام کیا۔

آپ غیر جانبدار ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے بلغراد جا رہے ہیں۔ یہ کانفرنس یکم ستمبر کو شروع ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ بہت سے ایشیائی افریقی ملک مجوزہ کانفرنس میں شمولیت پر رضامند ہو گئے ہیں۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکا کانفرنس طلب کی جائے گی۔ صدر انڈونیشیا فوجی وردی میں تھے۔ اور بڑے خوش نظر آ رہے تھے۔

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۳۰ اگست (بذریعہ فون) حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ کل اور پرسوں نسبتاً اچھی رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ محترم نواب صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر غانا سے واپس تشریف لا رہے ہیں

غانا سے اطلاع آئی ہے کہ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر و مبلغ انچارج غانا بذریعہ بحری جہاز غانا سے ۲۳ اگست کو پاکستان کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مع اہل و عیال خیریت سے مرکز پہنچائے اور سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو (وکالت تبشیر)

جامعہ نصرت ربوہ ۲ ستمبر کو کھل رہا ہے

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۱ء کو کھل رہا ہے اور اسی تاریخ سے پڑھائی شروع ہو جائیگی۔ بورڈرز کو چاہیئے کہ یکم ستمبر کی شام تک ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ۲ ستمبر سے کھل رہا ہے

طلبہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تعلیم الاسلام کالج ۲ ستمبر کو بروز ہفتہ ۸ بجے صبح کھلے گا۔ طلباء جمعہ کی شام تک پہنچ جائیں۔ کالج میں تاحال داخلہ جاری ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی علالت اور درخواست دعا

ربوہ ۳۰ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت بائیں گھٹنے میں درد نقرس کی شدید تکلیف کے باعث بہت ناساز ہے۔ درد کی تکلیف کے باعث گذشتہ شب بالکل نیند نہیں آسکی۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۶۷ء

جماعت احمدیہ دنیا میں نیکی قائم کرنے کیلئے کھڑی ہوئی ہے

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس دنیا میں از سر نو صداقت قائم کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ زمین سے نیکی اٹھ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ زمین پر پھر نیکی کو قائم کرے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ ایک زمانہ آئے گا جب قرآن کریم کی تعلیم ثریا پر چڑھ جائے گی تو ایک فارسی الاصل اس کو پھر زمین پر لائے گا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اخلاق فاضلہ جو قرآن کریم کی تعلیم دنیا میں پھیلانا چاہتی ہے امتداد زمانہ سے زمین سے مفقود ہو جائیں گے۔ ہر طرف برائی ہی برائی پھیل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ پھر قرآن کی تعلیم کو از سر نو دنیا میں رائج کرنے کے لئے اپنا ایک نیک بندہ مبعوث کرے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کی فرستادہ تعلیم کو جو قرآن کریم کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ دلوں میں زندہ کرے گا۔ اور آخر تمام دنیا قرآن کریم کے نور سے منور ہو جائے گی۔

خود قرآن کریم اور احادیث نبوی بلکہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی زبردست پیشگوئیاں موجود ہیں کہ دنیا میں ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت کو چھوڑ دیں گے اور دنیا پر گریں گے۔ نیکی اور بدی میں تمیز ختم ہو جائے گی۔ تمام انسان دہریت بن جائیں گے۔ اور نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے اعمال سے اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر ہو جائیں گے۔ وہ ایک دفعہ پھر بڑے پیمانے پر اپنی عقلوں کو ہی پوجنا شروع کر دیں گے۔ اور ہر اس سچائی سے انکار کر دیں گے جس کو وہ غلطی سے اپنی محدود عقل سے ثابت نہیں کر سکیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کی کوتاہ بین عقلیں ان کو گمراہی کے راستہ پر ڈال دیں گی۔ اور وہ اپنی دانشمندی کی بھول بھلیوں میں حیران و سرگرداں ہو کر ٹامک ٹوئیے کھاتے پھریں گے۔ وہ مکارم اخلاق سے عاری ہو جائیں گے۔ اور بدی ان کی نظر میں بدی نہیں رہے گی۔ زنا۔ چوری۔ بخیلی۔ دغا۔ فریب۔ جھوٹ وغیرہ بدیاں ان کی نظر میں خوشنما بن جائیں گی۔ اور نیکی کمزور اور ضعیف ہو جائے گی۔ اور ترقی کی سد راہ سمجھی جائے گی۔

آج ہم دنیا پر جس طرف بھی نظر ڈالتے ہیں یہی عالم چھایا ہوا پاتے ہیں۔ کیا افراد کردار اور کیا قومی سب کا اخلاقی معیار گر گیا ہے۔ نہ افراد افراد سے نیکی کی بنیاد پر سلوک کرتے ہیں۔ اور نہ اقوام اقوام کے ساتھ عدل و انصاف کو ملحوظ رکھتی ہیں بلکہ انفرادی اور قومی کردار پر خود غرضی کا قبضہ ہو چکا ہے۔ کوئی فرد یا کوئی قوم اب یہ نہیں دیکھتی کہ فلاں چیز پر اس کا انصافاً کوئی حق ہے یا نہیں۔ بلکہ اگر وہ فائق قوت کے ذریعہ بڑی سے بڑی بے انصافی کر سکتا ہے یا کر سکتی ہے۔ تو اس کو جائز سمجھا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ اگر نیکی کو بھی اختیار کیا جاتا ہے تو اس سے بھی خود غرضی ہی مدنظر ہوتی ہے۔ نیکی کو محض نیکی کے لئے اختیار کرنا فیشن کے خلاف ہو چکا ہے۔ اور جو شخص نیکی کو محض نیکی کے لئے اختیار کرتا ہے۔ اس کو بے وقوف اور احمق سمجھا جاتا ہے۔

لطف یہ ہے کہ دوسروں کے تعلق میں ہر شخص اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے۔ خواہ عملاً اس نے کتنی ہی بے انصافی کو اختیار کر رکھا ہو۔ اور دوسرے کو غلطی خوردہ جھوٹا ہی خیال کرتا ہے۔ عدالتوں میں اس کا مشاہدہ بڑی وضاحت سے کیا جا سکتا ہے۔ مجرم اور مستغیث دونوں اپنی اپنی جگہ پر صداقت کے مدعی ہوتے ہیں۔ مستغیث ہو یا مجرم دونو خود بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ اور اپنے گواہوں سے بھی جھوٹ کہلواتے ہیں۔ عدالتیں بھی جانتی ہیں کہ دونوں جھوٹے ہیں مگر عدالت کو صرف مسل کے مطابق فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ وہ اس سے باہر نہیں جا سکتی۔ اگر جھوٹا مستغیث قانون کے مطابق شہادت پیش کر دیتا ہے۔ تو جج کو ناچار اسی کے حق میں فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے۔ تو اپیل میں جا کر خود اس کو اپنی ذلت کا خوف ہوتا ہے کیونکہ عدالت صرف مسل کو دیکھتی ہے اور یہ دیکھتی ہے کہ جج نے اس کے مطابق فیصلہ کیا ہے یا نہیں۔

یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ ورنہ آج دنیا کے ہر کام میں یہی اندھیر ہو رہا ہے۔ صنعت کار۔ تاجر۔ پیشہ ور الغرض کوئی کام ایسا نہیں جس میں لوگ دیانتداری سے کام لیتے ہوں۔ آقا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ مزدور کی مزدوری کھا جائے اور مزدور ہے تو وہ چاہتا ہے کہ بغیر محنت کے اجرت ہتھیا لے۔ ہر طرف ایک لوٹ مچی ہوئی ہے۔ بے اطمینانی اور بد اعتمادی پھیل رہی ہے۔ باپ بیٹے سے اور بیٹی ماں سے بدظن ہے۔ اور تو اور خود دینداری اور ایمانداری بھی ایک دھوکہ کی ٹٹی بنکر رہ گئی ہے۔ مسجدوں۔ مندروں اور گرجاؤں میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے یہ وہ مقامات ہیں جہاں سے پہلے نیکی کے چشمے پھوٹتے تھے اور انسانوں کے دلوں کو نیکیوں کے پھل پھول سے بھرپور کر دیتے تھے۔ مگر آج سے

جو جرم پنپتے نہیں بدیوں کی راہوں میں
ان جرموں کی ہے نشوونما خانقاہوں میں

حالت یہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مفکر اور سوچ والے انسان حیران و پریشان ہیں کہ کیا کیا جائے۔ مگر کچھ سوجھ نہیں پڑتی بڑے بڑے طریقے سوچے جاتے ہیں۔ مگر آخر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ انسانی عقلیں اس مرحلہ پر بے کار ہو چکی ہیں ذہانتیں شل ہیں۔ گھر کا چین اڑ گیا ہے۔ معاشرہ کی مسرت ختم ہو چکی ہے۔ ہمسایہ ہمسائے کا شاکی ہے۔ بڑی بڑی اقوام ایک دوسرے کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ ہر قوم زیادہ سے زیادہ ہلاکت کے سامان تیار کر رہی ہے۔ کیونکہ اس کو ہر دوسری قوم سے خطرہ لگا ہوا ہے۔ لوٹ کھسوٹ کا وہ عالم ہے کہ توبہ ہی بھلی سے

افراد سے افراد بدل جانے کو تیار
اقوام کو اقوام نگل جانے کو تیار

یہ ہے آج کی دنیا کا تھوڑا سا حال جسے مشتے نمونہ از خروارے۔ اس دنیا کی اصلاح کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ اور آپ جو احمدی کہلاتے ہیں جماعت احمدیہ میں اس لئے داخل ہوئے ہیں کہ پہلے اپنی اصلاح کریں اور پھر اس دنیا کی اصلاح کا بار اپنے کندھوں پر اٹھائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں اس کام کا صحیح اندازہ لگایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

”اگر یہ سوال ہو کہ تم نے آکر کیا بنایا۔ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ دنیا کو خود معلوم ہو جاوے گا کہ کیا بنایا۔ ہاں اتنا ہم ضرور کہتے ہیں کہ لوگ آکر ہمارے پاس گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ ان میں انکسار فروتنی پیدا ہوتی ہے۔ اور رذائل دور ہو کر اخلاق فاضلہ آنے لگتے ہیں۔ اور سبزہ کی طرح آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں اور اپنے اخلاق و عادات میں ترقی کرنے لگتے ہیں۔ انسان ایک دم میں ہی ترقی نہیں کر لیتا۔ بلکہ دنیا میں قانون قدرت یہی ہے کہ ہر شے تدریجی طور پر ترقی کرتی ہے۔ اس سلسلہ سے باہر کوئی شے ہو نہیں سکتی۔ ہاں ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ آخر سچائی پھیلے گی۔ اور پاک تبدیلی ہو گی۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ بلکہ خدا کا کام ہے۔ اسی نے ارادہ کیا ہے کہ پاکیزگی پھیلے۔ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی ہے۔ اور اسے ایک کیڑا لگا ہوا ہے۔ پوست ہی پوست باقی ہے۔ مغز نہیں رہا۔ مگر خدا نے چاہا ہے کہ انسان پاک ہو جاوے۔ اور اس پر کوئی داغ نہ رہے۔ اسی واسطے اس نے محض اپنے فضل سے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۸)

یہاں ہر ایک احمدی کے لئے جواب قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ اس جماعت میں خلوص دل سے شامل ہوا ہے۔ تو کیا اس نے وہ تبدیلی اپنے آپ میں کر لی ہے جس کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں کیا ہے۔ اگر اس میں ایسی تبدیلی نہیں ہوئی تو وہ سمجھ لے کہ وہ دل سے احمدی نہیں ہوا بلکہ صرف نام کا احمدی ہوا ہے اور اس کو آج سے ہی اپنے نام کی شرم کرنی چاہیئے اور جلد از جلد اپنے آپ میں وہ تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے جو ایک احمدی کی شان کے شایاں ہے اور جو اسکو مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل کرتی ہے۔

سوال اور جواب

سوال:-

گلوں کے حسن پر مرتا ہے بلبل
تصدق زمزمے کرتا ہے بلبل
جو سینے میں کلی کے رس بھرا ہے
یہ بھونرا اس کی خاطر ناچتا ہے
تو کیوں آیا ہے اے شاعر چمن میں؟
ترا کیا کام ہے اس انجمن میں؟

جواب:-

چراتا ہوں میں کلیوں کی نزاکت
اور ان کے قلب سے پیتا ہوں نکہت
پھر ان کو پر تخیل کے لگا کر
اڑاتا ہوں محبت کی فضا پر
انہیں پھر بھر کے اپنے ساز میں میں
ہمیشہ اک نئے انداز میں میں
سناتا ہوں میں اس گل کو ترانہ
کہ جس کا ناز ہے حسن زمانہ

تنویر

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

ایک آیت کی پُر معارف تفسیر

فرمودہ ۲۰؍مئی ۱۹۲۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۴)

ہم دیکھتے ہیں کہ

بدر کے موقعہ پر

صحابہ تین سو تیرہ کی تعداد میں نکلے تھے اگر وہ بجائے تین سو تیرہ کے چھ یا سات سو کی تعداد میں نکلتے اور وہ صحابہ بھی شامل ہو جاتے جو مدینہ میں ٹھہر گئے تھے تو لڑائی ان کے لئے زیادہ آسان ہو جاتی مگر خدا تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو اس جنگ کے متعلق بتا دیا لیکن ساتھ ہی منع بھی فرما دیا کہ جنگ کے متعلق کسی کو بتانا نہیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالےٰ بعض گذشتہ پیشگوئیوں کو پورا کرنا چاہتا تھا مثلاً صحابہؓ کی تعداد تین سو تیرہ تھی اور

بائیبل میں یہ پیشگوئی موجود تھی

کہ جو واقعہ جدعونؑ کے ساتھ ہوا تھا وہی واقعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو پیش آئے گا اور جب جدعون نبی اپنے دشمن سے لڑے تھے تو انکی جماعت کی تعداد تین سو تیرہ تھی اب اگر صحابہؓ کو معلوم ہو جاتا کہ ہم جنگ کے لئے مدینہ سے نکل رہے ہیں تو وہ سارے کے سارے نکل آتے اور ان کی تعداد تین سو تیرہ سے زیادہ ہو جاتی اسی حکمت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اس امر کو مخفی رکھا تاکہ صحابہؓ کی تعداد تین سو تیرہ سے زیادہ نہ ہونے پائے کیونکہ تین سو تیرہ صحابہؓ کا جانا ہی پیشگوئی کو پورا کر سکتا تھا اس لئے ضروری تھا کہ جنگ کی خبر کو مخفی رکھا جاتا اور میدان جنگ میں پہنچ کر صحابہؓ کو بتایا گیا کہ تمہارا مقابلہ لشکر قریش سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کما اخرجک ربک کہہ کر بتا دیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مدینہ سے نکلنا خدا کے حکم کے ماتحت تھا نہ کہ اپنے طور پر۔ اب آگے جو ان فریقاً من المومنین لکارھون کے الفاظ آئے ہیں یہ اس کے لئے

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے

کہ ہر مضمون کا تعلق پہلے مضمون کے ساتھ ہوتا ہے۔ اب ہم سارے مضمون کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کارھون کا تعلق اخرجک کے ساتھ ہے کیونکہ اخرجک میں کم کی ضمیر نہیں بلکہ کَ کی ضمیر ہے اسلئے کارھون کو اخرجک کے ساتھ چسپاں کیا جائے گا۔ اور یہ اس طرح بن جائے گا کارھون علیٰ خروجک۔ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جہاں عشق ہوتا ہے وہاں کوئی شخص بھی نہیں چاہتا کہ میرے محبوب کو کوئی تکلیف پہنچے اور کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کا محبوب لڑائی میں جائے بلکہ ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ محبوب لڑائی سے بچ جائے اسی طرح صحابہؓ بھی اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ آپؐ لڑائی پر جائیں صحابہؓ اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ ہم لڑائی پر کیوں جائیں بلکہ ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا لڑائی پر جانا ناپسند تھا اور یہ

ان کی طبعی خواہش تھی

جو ہر محب کو اپنے محبوب کے ساتھ ہوتی ہے اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ تاریخ سے اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے قریب پہنچے تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارا مقابلہ قافلہ سے نہیں بلکہ فوج کے ساتھ ہوگا۔ پھر آپؐ نے ان سے مشورہ لیا اور فرمایا کہ بتاؤ تمہاری کیا صلاح ہے جب اکابر صحابہؓ نے آپؐ کی یہ بات سنی تو انہوں نے باری باری اٹھ اٹھ کر نہایت جان نثارانہ تقریریں کیں اور عرض کیا ہم ہر خدمت کیلئے حاضر ہیں ایک اٹھتا اور تقریر کر کے بیٹھ جاتا پھر دوسرا اٹھتا اور مشورہ دے کر بیٹھ جاتا غرض جتنے بھی اٹھے انہوں نے یہی کہا کہ اگر ہمارا خدا ہمیں حکم دیتا ہے تو ہم ضرور لڑیں گے مگر جب کوئی مشورہ دیکر بیٹھ جاتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے

مجھے مشورہ دو

اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ابھی تک جتنے صحابہؓ نے اٹھ اٹھ کر تقریریں کی تھیں اور مشورے دیئے تھے وہ سب مہاجرین میں سے تھے مگر جب آپؐ نے بار بار یہی فرمایا کہ مجھے مشورہ دیا جائے تو سعد بن معاذؓ رئیس اوس نے آپؐ کا منشا سمجھا اور انصار کی طرف سے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم آپؐ کی خدمت میں مشورہ تو عرض کیا جا رہا ہے مگر آپ پھر بھی یہی فرماتے ہیں کہ مجھے مشورہ دو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ انصار کی رائے پوچھنا چاہتے ہیں اس وقت تک اگر ہم خاموش تھے تو صرف اس لئے کہ اگر ہم لڑنے کی تائید کریں گے تو شاید مہاجرین یہ سمجھیں کہ یہ لوگ ہماری قوم اور ہمارے بھائیوں سے لڑنا اور انکو قتل کرنا چاہتے ہیں پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ شاید آپؐ کو بیعت عقبہ کے اس معاہدہ کے متعلق کچھ خیال ہے جس میں ہماری طرف سے یہ شرط پیش کی گئی تھی کہ اگر دشمن مدینہ پر حملہ کرے گا تو ہم اس کا دفاع کریں گے لیکن اگر مدینہ سے باہر جا کر لڑنا پڑا تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں

سعد بن معاذؓ نے عرض کی

یا رسول اللہ اس وقت جبکہ ہم آپؐ کو مدینہ لائے تھے ہمیں آپؐ کے بلند مقام اور مرتبہ کا علم نہیں تھا اب تو ہم نے اپنی آنکھوں سے آپؐ کی حقیقت کو دیکھ لیا ہے اب اس معاہدہ کی ہماری نظروں میں کچھ بھی حقیقت نہیں اس لئے آپؐ جہاں چاہیں چلیں ہم آپؐ کے ساتھ ہیں اور خدا کی قسم اگر آپؐ ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم دیں تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہیگا یا رسول اللہ ہم آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے آپ کے دائیں بھی لڑیں گے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر نبی آنحضرتؐ کا ممنونِ احسان ہے

"اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے نہ ہوتے اور قرآن شریف جسکی تاثیریں ہمارے آئمہ اور اکابر قدیم سے دیکھتے آئے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ نازل نہ ہوا ہوتا تو ہمارے لئے یہ امر بڑا ہی مشکل ہوتا کہ جو ہم فقط بائیبل کے دیکھنے سے یقینی طور پر شناخت کر سکتے کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ اور دوسرے گذشتہ نبی فی الحقیقت اسی پاک اور مقدس جماعت میں سے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے لطفِ خاص سے اپنی رسالت کے لئے چن لیا ہے۔ یہ ہم کو فرقان مجید کا احسان ماننا چاہیئے جس نے اپنی روشنی ہر زمانہ میں آپ دکھلائی اور پھر اس کامل روشنی سے گذشتہ نبیوں کی صداقتیں بھی ہم پر ظاہر کر دیں اور یہ احسان نہ فقط ہم پر بلکہ آدمؑ سے لیکر مسیحؑ تک ان تمام نبیوں پر ہے کہ جو قرآن شریف سے پہلے گذر چکے اور ہر یک رسول اس عالی جناب کا ممنونِ منت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے وہ کامل اور مقدس کتاب عنایت کی جس کی کامل تاثیروں کی برکت سے سب صداقتیں ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں جن سے ان نبیوں کی نبوت پر یقین کرنے سے ایک راستہ کھلتا ہے اور ان کی نبوتیں شکوک اور شبہات سے محفوظ رہتی ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص۲۶۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

اور باتیں بھی ہوئی گی اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے

ان حالات کی موجودگی میں

کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ صحابہؓ کے متعلق جو کارھون کا لفظ آیا ہے۔ وہ لڑائی کے متعلق ہے ہرگز نہیں بلکہ ان کو جو چیز ناپسند تھی وہ یہ تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک کوئی دشمن پہنچ جائے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب جنگ بدر کے شروع ہونے سے پہلے قریش مکہ نے عمیر بن وہب کو بھیجا کہ جا کر پتہ لگائے کہ مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کیا ہے اور وہ اندازہ لگا کر واپس گیا تو اس نے کہا اے قوم میں تم لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ نہ کرو اس کے الفاظ یہ تھے کہ اے معشر قریش میں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں گویا اونٹنیوں کے کجاووں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں بلکہ

موتوں کو اٹھایا ہوا ہے

اس لئے میں تم کو مشورہ دیتا ہوں کہ ان سے لڑائی نہ کرو۔ میں نے جتنے مسلمانوں کو دیکھا ہے ان کے چہروں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرنے کی نیت سے آئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا چہرہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہم نے مر جانا ہے مگر میدان سے پیچھے نہیں ہٹنا۔ یہ سن کر لوگوں کے دلوں میں تذبذب پیدا ہو گیا اور انہوں نے چاہا کہ لڑائی کا ارادہ ترک کر دیں۔ مگر ابوجہل کے دل میں چونکہ مسلمانوں کے خلاف سخت بغض تھا اس نے اس نے عمرو حضرمی جو مسلمانوں کے ہاتھوں ایک غزوہ میں قتل ہوا تھا اس کے بھائی عامر حضرمی کو بلایا اور نہایت اشتعال انگیز الفاظ میں اس کو کہا اب جبکہ تمہارے مقتول بھائی کے بدلہ کا موقعہ آیا ہے تو لوگ مشورہ دے رہے ہیں کہ لڑنا نہیں چاہیئے۔ یہ سنکر عامر حضرمی کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور اس نے

عرب کے قدیم دستور کے مطابق

اپنے کپڑے پھاڑ کر اور ننگا ہو کر رونا اور چلانا شروع کر دیا کہ ہائے افسوس میرا بھائی بغیر انتقام کے رہا جاتا ہے۔ پھر عامر نے اپنے بھائی کا نام لے کر کہا۔ ہائے افسوس تو نے اپنی زندگی میں قوم کے لئے اتنی قربانیاں کی تھیں مگر آج کوئی نہیں جو تیرے قتل کا بدلہ لے جب عامر نے اس قسم کا نوحہ کیا تو لشکر قریش کی غیرت جاگی اور انتقام کی آگ کے شعلے ان کے سینہ میں بھڑک اٹھے اس کے علاوہ

لڑائی سے پیشتر عتبہ بن ربیعہ نے بھی قریش کو نصیحت کی کہ یہ مسلمان اور ہم آخر بھائی بھائی ہیں۔ اور پھر دیکھو تو ان کے چہروں سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ مرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور اگر یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ تم بھی ان کے برابر ہی آدمی مار لوگے تو

اس کے معنے یہ ہوں گے

کہ مکہ کے بڑے بڑے سردار سب مارے جائیں گے

اب کیا ان حالات کی موجودگی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کارھون کی ضمیر لڑائی کی طرف جاتی ہے جہانتک واقعات کا تعلق ہے یہ بات اس کے بالکل الٹ نظر آتی ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب لڑائی کے لئے جگہ کا انتخاب ہو چکا تو سعد بن معاذؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم آپ کے لئے ایک عرشہ بنا دیں اور اپنی تیز رفتار سواریاں وہاں باندھ دیں یا رسول اللہ ہم نہیں چاہتے کہ آپ میدان جنگ میں خود بنفس نفیس تشریف لے جائیں ہم خدا کا نام لے کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں فتح دی تو یہی ہماری آرزو ہے۔ اور اگر ہم ہار گئے تو آپ سواری لیکر جس طرح بھی ہو سکے مدینہ پہنچ جائیں وہاں ہمارے ایسے بھائی موجود ہیں جو گو لڑائی میں تو شریک نہیں ہو سکے مگر محبت اور اخلاص میں ہم سے کسی طرح کم نہیں ہیں اور وہ لڑائی میں صرف اس لئے نہیں آئے کہ ان کو لڑائی کے متعلق علم نہ تھا ورنہ وہ ہرگز پیچھے نہ رہتے یا رسول اللہؐ وہ آپ کی حفاظت کے لئے

اپنی جانیں تک لڑا دیں گے

پس یہ تھا خوف جو صحابہؓ کو تھا۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنگ میں شریک نہ ہوں اور کارھون کا لفظ صراحتاً اسی خروج پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی صحابہؓ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آپؐ لڑائی میں شریک ہوں اور وہ اس بات سے ڈرتے تھے کہ کہیں آپؐ کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے ۔ (باقی)

محترم ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی المناک وفات

(از مکرم عبدالرحمن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ جڑانوالہ کے امیر محترم جناب ڈاکٹر محمد انور صاحب مورخہ ۲۸ اگست بروز سوموار بوقت صبح نو بجے بمقام لاہور (جہاں وہ اپنے لڑکوں عزیزان محمد امجد صاحب و محمد اسلم صاحب کے ہاں بغرض علاج قیام پذیر تھے) اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم ڈاکٹر صاحب گذشتہ چند ماہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ ماہ جنوری میں اچانک کمر اور انتڑیوں میں درد کی شکایت پیدا ہوئی جو بظاہر معمولی نوعیت کی تھی۔ ابتداء میں وہ خود اپنا علاج کرتے رہے۔ کوئی افاقہ نہ ہونے کی صورت میں ۲۶ جون کو میو ہسپتال لاہور میں داخل ہوئے۔ ۱۱ جولائی کو اپریشن ہوا تو صورت حال بہت خطرناک نکلی۔ ان کی انتڑیوں اور جگر میں کینسر کے Deposits پائے گئے جو ناقابل علاج حد تک نشوونما پا چکے تھے چنانچہ اُن کے پیٹ کو بغیر کوئی اپریشن کئے سی دیا گیا۔ اپریشن کی کوشش میں ناکامی کے بعد ان کی صحت دن بدن گرتی چلی گئی حتیٰ کہ ۲۸ اگست کو اپنے مولیٰ کریم کے حضور جا پہنچے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کریم انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

مرحوم نے عرصہ چودہ سال تک جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی ترقی کے لئے بحیثیت امیر بڑی محنت، محبت اور خلوص کے ساتھ خدمت کی شہر کا ہر چھوٹا بڑا فرد اُن کے لئے اپنے دل میں قدر رکھتا تھا۔ اب جبکہ ان کا جنازہ لاہور سے ربوہ براستہ جڑانوالہ لایا گیا تو سینکڑوں احمدی اور غیر از جماعت مرد و زن اور بچے ان کی انتظار میں مسجد احمدیہ جڑانوالہ

. . . .

. . . .

. . . بے منتظر تھے اور ان کے آخری دیدار کے لئے تڑپ رہے تھے۔ نعش یہاں پہنچنے پر لاہور کے بعد دوسری دفعہ نماز جنازہ مسجد احمدیہ جڑانوالہ میں پڑھی گئی۔

ان کا ہر عمل نیک نیتی تقویٰ اور خلوص پر مبنی ہوتا تھا وہ جماعت کے لئے اپنے دل میں بے پناہ تڑپ اور عشق رکھتے تھے۔ بیماری کے دوران میں بھی وہ اپنی جماعت کو نہیں بھولے اور ان کو متواتر پیغام بھجواتے رہے اور اپنے رشتہ داروں سے زیادہ ان کا خیال رکھتے تھے

جڑانوالہ کی مسجد کے لئے ان کی مساعی گرانقدر ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ قابل رشک طور پر سعی کرتے رہے۔ جب علالت کے دوران میں لاہور انہیں یہ خبر سنائی گئی کہ مسجد کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے حق میں ابتدائی طور پر مکمل ہو گیا ہے تو اتنے خوش ہوئے کہ اپنی مہلک مرض کو بھول کر اس خوشی کا بار بار اظہار کرتے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے کہ یہ مرحلہ میری زندگی میں خوش اسلوبی سے طے پا گیا۔ اس ضمن میں انہوں نے جماعت کو مبارکباد کا پیغام بھی ارسال فرمایا۔ ان کی دعائیں اس سلسلہ میں ایک خاص درجہ رکھتی تھیں۔ ان کی وفات جماعت احمدیہ جڑانوالہ کے لئے یقیناً ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ اس بزرگ ہستی کو اپنے جوار رحمت میں خاص جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

جڑانوالہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲۹ اگست کی صبح کو بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھائی۔ اہالیان ربوہ کے علاوہ جماعت احمدیہ جڑانوالہ کے احباب اور چند غیر از جماعت دوست بھی نماز جنازہ میں شریک ہوئے اور انہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی۔

پسماندگان میں آپ نے پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں اپنے پیچھے چھوڑی ہیں جن میں سے عزیزی محمد امجد صاحب، محمد اسلم صاحب برسر روزگار ہیں۔ باقی بچوں کے لئے احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور اُن کے والدین کی عدم موجودگی میں ہر لحاظ سے ان کا خود کفیل ہو۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

اسی طرح احباب جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی مسجد کے لئے بھی خصوصی دعائیں فرمائیں کہ یہ معاملہ آخری طور پر تکمیل کی کامیاب صورت اختیار کرے آمین

محترم نصیر الدین احمد صاحب مرحوم وکیل بیگوسرائے کے

مختصر حالات زندگی

(از مکرم محمد نور عالم صاحب ایم اے ۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ)

میرے والد ماجد محترم نصیر الدین صاحب کی پیدائش مونگیر ضلع کے ایک گاؤں بنہوتی میں ہوئی ۔ پورنیہ ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا ۔ بی ۔ ان ۔ کالج پٹنہ سے بی ۔ اے کی ڈگری لی اور پٹنہ لاء کالج سے بی ۔ ایل پاس کیا ۔

۱۹۲۰ء میں بیگو سرائے کورٹ میں پریکٹس شروع کی ۔ شعبہ قانون کی ہنگامہ خیز زندگی میں آپ ہمیشہ مصروف عمل رہے ۔ خلوت میں آپ کا مشغلہ مطالعہ تھا اور جلوت میں پیغام حق ۔ آپ کی گفتگو مدلل ، معنی خیز اور منطقی ہوتی تھی ۔ آپ کا دائرہ گفتگو حکام شہر ، قانون داں اصحاب ، کاشتکار طلبار ، مولوی ، پنڈت ، پادری سبھوں پر یکساں محیط تھا ۔

غالباً ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے کہ بیگو سرائے میں آریوں کا ایک عظیم الشان سہ روزہ جلسہ منعقد ہوا ۔ پنڈت رام چندر دہلوی آئے ہوئے تھے ۔ پنڈت جی نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر چیلنج دیا کہ میں قرآن شریف و احادیث پر اعتراض کرتا ہوں اگر کوئی ہے جو جواب دے ۔ والد صاحب کو اطلاع ملی ۔ آپ خاموش نہ رہ سکے اور دوسرے دن کے جلسہ کے لئے تیار ہو گئے ۔ صبح کو جلسہ گاہ کی طرف جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے کہ خلاف توقع مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہی سابق مبلغ بہار تشریف لے آئے ۔ جب ہم لوگ جلسہ گاہ جاتے ہوئے بازار سے گذر رہے تھے تو تمام مسلمانوں نے اپنی اپنی دکانیں بند کر دیں اور پیچھے پیچھے ہو لئے ۔ تمام مسلمان منتظر تھے کہ اسلام کی کوئی عزت رکھ لے ۔ اب وہ خوش تھے کہ مجاہدین پہنچ گئے ۔ مولوی صاحب موصوف کی صورت دیکھکر پنڈت جی کے اوسان خطا ہو گئے ۔ جلسہ گاہ کے اندر ہی مناظرہ کی شرائط پیش کی گئیں ۔ لیکن پنڈت جی کی نظر تو انجام پر تھی ، راہ فرار اختیار کی اور تیسرے دن کے جلسے میں شرکت کئے بغیر دہلی روانہ ہو گئے ۔ والد صاحب نے فوراً اپنی طرف سے ایک جلسے کے انعقاد کا اعلان کیا اور احمدیوں کا یہ جلسہ بہت کامیاب رہا ۔

قدرت کے بھی کام نرالے ہوتے ہیں ۔

ایک طرف تو مخالف احمدیت طبقہ آپ سے سخت بیزار تھا ، دوسری طرف آپ کے قانونی شعور کا قائل اور اپنے مقدموں کو آپ کے سپرد کرنے پر بالکل مجبور ۔ بنہوتی سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے جہاں بہت سے مولوی آباد ہیں ۔ ان کی آپس میں برابر جنگ رہتی تھی ۔ دس سال سے ایک مقدمہ چل رہا تھا ۔ جھگڑا زمین کا تھا ۔ نصف درجن مولوی ایک طرف تھے ۔ دوسری طرف ڈیڑھ درجن مولوی صاحبان ، مقدمہ جتنا پختہ ہوتا گیا ۔ پیچیدگیاں بڑھتی گئیں ۔ تنگ آ کر بیگو سرائے کورٹ کے حکام نے دونوں فریق پر دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ ثالث کے ذریعہ مقدمہ کا فیصلہ کرائیں کئی نام اس خدمت کے لئے پیش کئے گئے ۔ فریقین کسی نام پر بھی متفق نہ ہو سکے ، لیکن ایک نام ایسا بھی آیا جس پر دونوں فریقوں نے بشاشت قلبی سے اتفاق کر لیا اور وہ نام والد صاحب مرحوم کا تھا ۔

آپ کی زندگی کا دوسرا پہلو بھی نہایت روشن تھا ۔ اپنے علم ، قانونی تفہیم اور اخلاق کی وجہ سے ہر جگہ مقبول تھے ۔

جنگ کے دنوں میں آپ وار کمیٹی کے ممبر تھے ۔ اس سلسلہ میں آپ نے بہت سے نوجوانوں کو جنگی محکموں میں بحال کرایا ۔ امن کے دن آئے تو فرقہ وارانہ فسادات نے ملک میں رواج پایا ۔ بیگو سرائے سب ڈویژن کی امن کمیٹی کے ممبر ہوئے اور اپنے مثالی کردار وامن پسندی کی وجہ سے ناقابل فراموش خدمات انجام دیں ۔ ایسے موقعوں پر جبکہ فرقہ وارانہ کشمکش نقطۂ عروج پر پہونچ چکا ہو بلا خوف گئے اور صلح و آشتی کی فضا پیدا کر دی ۔ آپ کی تاریخ حیات کا ایک مخصوص پہلو یہ بھی ہے کہ سنگین سے سنگین نزاعی مسئلہ کا فوری اور پرامن حل تلاش کر کے فریقین کو آمادہ بہ صلح کر لیتے تھے ۔

مقامی ہائی اسکول ، گرلز ہائی اسکول ، مڈل اسکول وغیرہ کے آپ خصوصی ممبر تھے ۔ ان اداروں کی تعلیمی ، تربیتی و اصلاحی مجلسوں میں برابر شارکت فرماتے ۔ انتظامیہ کی کارروائیوں سے دلچسپی رکھتے اور مفید مشورے دیتے ۔

مقامی ہسپتال کی مینجنگ کمیٹی کے ممبر تھے ۔ مجھے خوب یاد ہے ایک موقعہ پر کمیٹی کے ممبروں میں لیڈی ڈاکٹر کی تقرری پر اختلاف ہو گیا ۔ متعدد درخواستیں آئی تھیں ۔ ممبروں کی عنبر جانبداری جاتی رہی ۔ ہر ایک کی نظر میں ایک مخصوص امیدوار کی بحالی تھی ۔ انتخاب مشکل ہوتا گیا ۔ ارباب اختیار کی ایک ہنگامی میٹنگ ہوئی ۔ متفقہ طور پر طے پایا کہ انٹرویو لینے اور انتخاب کرنے کا پورا اختیار نصیر الدین احمد صاحب کو دیا جاتے ۔

۱۹۲۶ء میں بیگو سرائے بار ایسوسی ایشن کے آپ سکرٹری ہوئے اپنے عہد اختیار میں آپ نے بار اور حکام کے درمیان گہرا ربط پیدا کیا ۔ لائبریری میں بہت سی اصلاحیں کیں اور عمارت میں قابل قدر اضافے کئے ۔

۱۹۳۸ء میں بھونیشور سہائے وکیل نے " اسوۂ رسول " نام کی کتاب تصنیف کی ۔ اس کے تین حصے ہیں ۔ چونکہ اس کتاب کا قبل سے اخبارات میں چرچا ہو رہا تھا لہذا لوگ کتاب کی اشاعت کے منتظر تھے مصنف نے دیباچہ میں والد صاحب کا نام اور آپ کے قیمتی مشوروں کا ذکر کر دیا تھا ۔ مزید براں الفضل و الحکم سے استفادہ کا ذکر ہو گیا تھا ۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور سارے ملک میں پھیل گئی ۔

آپ نے بیگو سرائے میں پریکٹس شروع کی تو آپ کے ساتھ دو یتیم بھائی ظہیر الدین احمد صاحب اور سفیر الدین احمد صاحب اور دو یتیم بھتیجے بشیر الدین احمد اور امیر الدین احمد تھے ۔ ان کی تعلیم و تربیت آپ کے ذمہ تھی ۔ سوائے امیر الدین احمد صاحب کے جو میٹرک کا امتحان دینے والے تھے ۔ لیکن کم سنی میں انتقال کر گئے ۔ بقیہ تینوں نے تعلیم سے فراغت پانے کے بعد کافی ترقی کی اور اب سرکاری محکموں میں اعلےٰ جگہوں پر فائز ہیں ۔ کچھ وقفہ کے بعد دوسرا دور شروع ہوا ۔ اس دور میں آپ کے دامن عاطفت سے فائدہ اٹھانے والوں میں خاکسار ۔ محمد منصور عالم ، سعید اختر ، مجید اختر اور ضمیر الدین ہیں ۔ یہ سب آپ کے بیٹے اور بھتیجے ہیں ۔ ان سب کو اعلےٰ تعلیم دلوائی اور اب یہ باعزت عہدوں پر فائز ہیں ۔

آپ کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ کی اولاد اور دیگر اعزاء صبر آزما حالات میں بھی مایوس نہیں ہوئے احمدی ہونے کی پاداش میں ان پر عرصۂ حیات تنگ کیا گیا ۔ لیکن آپ کے دامن عاطفت سے فیض یافتہ نوجوانوں کے پائے استقلال کو حالات کے ہچکولے کبھی متزلزل نہ کر سکے ۔

مہمان نوازی آپ کا شعار تھا ۔ ہر روز کوئی نہ کوئی مہمان ضرور آ جاتا اور آپ حق ضیافت کے ادا کرنے میں مسرت محسوس کرتے تھے ۔ مبلغین کرام تشریف لاتے تو آپ کو اسوقت تک قرار نہ ہوتا تھا جب تک کہ آپ دیکھ نہ لیتے تھے کہ مہمان سو چکے ہیں آپ فخر محسوس کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجاہد خادم اُن کے گھر آتے ہیں ۔

عبادت میں آپ سختی سے وقت کی پابندی کرتے تھے ۔ نمازوں کو اول وقت میں ادا فرماتے اور عام حالات میں کبھی بھی نمازیں جمع نہ کرتے تھے ۔ میں نے سوائے ایک یا دو موقعوں کے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے بیٹھ کر پوری نماز پڑھی ہو ۔ تہجد کی نماز کے بعد تھوڑے وقفے کے لئے سو جاتے تھے ۔ صبح کی نماز اور تلاوت قرآن کریم کے بعد آپ کبھی نہیں سوئے ۔ ضعیف العمری اور انواع و اقسام کے مشاغل زندگی کے باوجود ، صیام کا ایک روزہ بھی ترک نہیں کرتے تھے ۔ گرمیوں کے دن ہوتے ، کام کا ہجوم ہوتا بہت سی قباحتیں ہوتیں ، لیکن رمضان کے دن آپ کو عزیز تھے نماز و روزہ کے معاملہ میں آپ فرش آئینہ تا دیرل سے کام نہ لیتے تھے ۔ جب بھی نماز باجماعت کا امکان پیدا ہو جاتا تو آپ کے سامنے مصروفیت ، بیماری یا نقاہت وغیرہ کبھی حائل نہ ہوتی ۔

جماعتہائے بہار کی صوبائی مجلس کے آپ سکرٹری تبلیغ و سکرٹری تعلیم و تربیت منتخب ہوتے رہے ۔ صوبائی نمائندہ کی حیثیت سے مجلس مشاورت میں شرکت کے لئے قادیان تشریف لے جاتے رہے ۔

۳۰ جولائی ۵۹ء کو جمعرات کے دن صبح کے وقت مقدموں کے کاغذات دیکھ رہے تھے بہت سے احباب آپ کے گرد بیٹھے تھے ۔ یکایک آپ اٹھے شاید موت کے خفیف اشارے کو آپ نے سمجھ لیا تھا ۔ وقت سے بہت پہلے نماز ظہر ادا کی ۔ کلرک کو ضروری ہدایات دے دیں اور اپنے دیہی مستقر کی طرف روانہ ہوئے ۔ آپ کا ایک پوتا ، شیر افگن آزاد ۔ عمر گیارہ سال ، آپ کے ساتھ تھا ۔ راستے ہی میں ساڑھے گیارہ بجے دن کو حرکت قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون موت کی اطلاع ملتے ہی بیگو سرائے کورٹ کی تمام کارروائیاں روک دی گئیں ہنگامی میٹنگ زیر صدارت سب جج بیگو سرائے ہوئی آپ کی سوانح حیات پر بہت سے احباب نے تقریریں کیں ۔ بہار کے انگریزی اخبارات میں حالات زندگی شائع ہوئے ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نظارت ہائے قادیان و ربوہ ، بزرگان سلسلہ و دوستان قادیان کی طرف سے تعزیت کے خطوط وصول ہوئے

[illegible]

خدام الاحمدیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو اپنے مرکزی دفتر میں منعقد ہوگا

زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں

مہتمم خدام الاحمدیہ

([illegible])

سالانہ اجتماع - اور - شوریٰ

۲۰ - ۲۱ - ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کا شوریٰ کا اجلاس بھی ہوتا ہے۔ اراکین مجالس خدام الاحمدیہ مقامی و بیرونی مجالس کے پروگرام سے متعلق اگر کوئی مفید تجویز پیش کرنا چاہیں تو اپنی مجلس مقامی میں پیش کر کے معین الفاظ میں یکم ستمبر ۱۹۶۱ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔ تجاویز مجالس کی طرف سے ہوں نہ کہ کسی فرد کی طرف سے۔ مرکز اپنی تمام تجاویز کو مجلس عاملہ مرکزیہ میں پیش کر کے ان پر غور کرے گا اور جن تجاویز کی مجلس عاملہ مرکزیہ شوریٰ میں پیش کرنے کی اجازت دے گی۔ ان کو یکجائی طور پر ایجنڈا کی صورت میں تمام مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔

مجالس ایجنڈا موصول ہونے پر اپنی مجلس کے اجلاس میں ان تجاویز پر غور کریں گی۔ اور مجالس کے نمائندے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ میں اپنی اپنی مجالس کی نمائندگی کریں گے جہاں ان کو تجاویز کے حق میں یا مخالف بولنے کی اجازت دی جائے گی۔

ضروری نوٹ: شوریٰ کی کارروائی میں اظہار رائے کا حق صرف مجالس کے منتخب شدہ نمائندوں کو ہوگا۔ باقی اراکین کو کارروائی سننے کی اجازت ہوگی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

تحریک جدید اور خدام

قرآن کریم کے آخری سپارہ میں اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی تعریف بیان کرتے ہوئے ان کی امتیازی خصوصیت یہ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ مقابلہ کے میدان میں آگے ہی آگے سبقت لے جاتے ہیں۔ تحریک جدید کے دو دفاتر جاری کرنے کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ دونوں دفتروں کے مجاہدین میں سبقت کی روح پرورش پائے لیکن افسوس دفتر دوم کے مجاہدین باوجود تعداد میں غیر معمولی زیادہ ہونے کے مجاہدین دفتر اول سے مالی قربانی میں ہنوز کامیاب نہیں ہو سکے۔ حال رواں یعنی ۲۸/۲۷ کی وصولی کے میدان میں دفتر دوم کے مجاہدین بدستور پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ آج تک ان کے دفتر کی وصولی ۴۸ فیصدی ہے۔ بجائیکہ دفتر اول کے مجاہدین نے وصولی کو ۵۴ فیصدی تک پہنچا دیا ہے۔ امید ہے دفتر دوم کے ممبران یعنی خدام الاحمدیہ اس پر سنجیدگی سے توجہ فرمائیں گے۔ (مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمایاں کامیابی

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے استاد مکرم خواجہ منظور احمد صاحب نے امسال کراچی یونیورسٹی سے ایم ایس سی (زوآلوجی) کا امتحان فرسٹ کلاس فرسٹ رہ کر پاس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور آئندہ بیش از پیش مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(غلام رسول سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کے والد محترم ستری ناصر الدین صاحب الیکٹریشن حال احمد نگر ضلع جھنگ مورخہ ۲۲ اگست کو بجلی کا کام کرتے ہوئے کرنٹ لگنے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ والد محترم نہایت نیک اور مخلص احمدی تھے۔ عمر ۵۰ سال تھی اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ ایک لڑکا اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ والد صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور بچوں اور رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین (صلاح الدین احمد نگر ضلع جھنگ کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

(۲) خاکسار کے ماموں جان قاضی عبد الحمید صاحب کافی عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۵/۸/۶۱ بروز جمعہ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(محمد عارف قاسم کارکن دفتر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم چوہدری رمضان خان صاحب گزشتہ پندرہ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(منصور احمد ظفر احمد نگر)

تعمیر مسجد احمدیہ ہمبرگ (جرمنی) میں نمایاں حصہ لینے والوں کیلئے

خوشخبری

جن احباب نے مسجد احمدیہ ہمبرگ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے ڈیڑھ صد یا اس سے زائد عطایا تحریک جدید کو ادا فرمائے ہیں۔ وہ یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ ان کے اسماء گرامی کی فہرست مبلغ انچارج جرمنی مشن مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کو بھجوا دی گئی ہے تاکہ مسجد مذکور میں مناسب جگہ پر یہ اسماء کندہ کروا دئے جائیں۔ اور ایسے خوش نصیب وجودوں کے لئے آئندہ آنیوالی نسلیں قیامت تک دعا کرتی چلی جائیں۔

یہ سنہری موقعہ ابھی مسجد احمدیہ فرینکفورٹ کے سلسلہ میں ہنوز قائم ہے۔ جو کہ جرمنی میں دوسری اہم مسجد ہے۔ اس کے عطایا ادا کرنے کے لئے ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء آخری تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کرنے کے خواہشمند اس تاریخ سے پہلے پہلے استفادہ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

بچی کی پیدائش کی خوشی پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے ایک مخلص دوست کی قابل قدر مثال

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب پروپرائٹر بشیر اینڈ کمپنی ۹۰ انارکلی لاہور۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ۷ اگست ۱۹۶۱ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ اپنی چٹھی ۱۷/۸/۶۱ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"یاددہانی برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون کا شکریہ مبلغ یکصد پچاس روپے (ایک بڑے تعمیر مساجد ممالک بیرون) ارسال خدمت ہیں۔ . . . .

آپ کی اس یاددہانی اور ثواب میں شمولیت کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب موصوف کے اخلاص میں برکت ڈالے اور آپ کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

"جاھدھم بہ جہاداً کبیراً"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"آج خدا نے پھر احمدیت کو یہ تلوار (قرآن کریم کی تلوار) دے کر کھڑا کیا ہے اور پھر اپنے دین کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کرنے کا ارادہ کیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص ۱۰۱)

تحریک جدید قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے جو دوست اس سلسلہ میں مالی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ وہ صدقہ جاریہ کا ثواب کما رہے ہیں جو دوست تاحال اس عظیم الشان ثواب سے محروم ہیں۔ وہ اس طرف جلد از جلد توجہ فرما دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱- ایوننگ کلاسز نیشنل کالج لاہور

دو سالہ سرٹیفکیٹ کورس ڈرائنگ و پینٹنگ ۶ تا ۸ بجے شام۔ آغاز ۱۱/۹/۶۱۔ امتحان داخلہ ۹/۹/۶۱۔ شرط میٹرک۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۶/۹/۶۱ تک بنام پرنسپل نیشنل کالج آف آرٹس لاہور۔

(اپ - ٹ ۶۱ ش ۲۵)

۲- داخلہ ماڈل ٹیننگ ونٹ ویور سینٹر گوجرانوالہ

فیس ندارد۔ چند وظائف۔ گنجائش ہوسٹل محدود۔ کورس اے۔ سہ سالہ۔ ڈپلومہ ان ٹکنالوجی آف ویور مینوفیکچر۔ شرط داخلہ میٹرک۔ سائنس کو ترجیح۔

کورس بی۔ دو سالہ سرٹیفکیٹ ان پریکٹس آف ویور مینوفیکچر۔ شرط داخلہ مڈل۔

کورس سی۔ یکسالہ سرٹیفکیٹ ان مینوفیکچر آف نٹ ویر بیدو کورس۔ (پ - ٹ ۲۵/۸/۶۱)

(ناظر تعلیم)
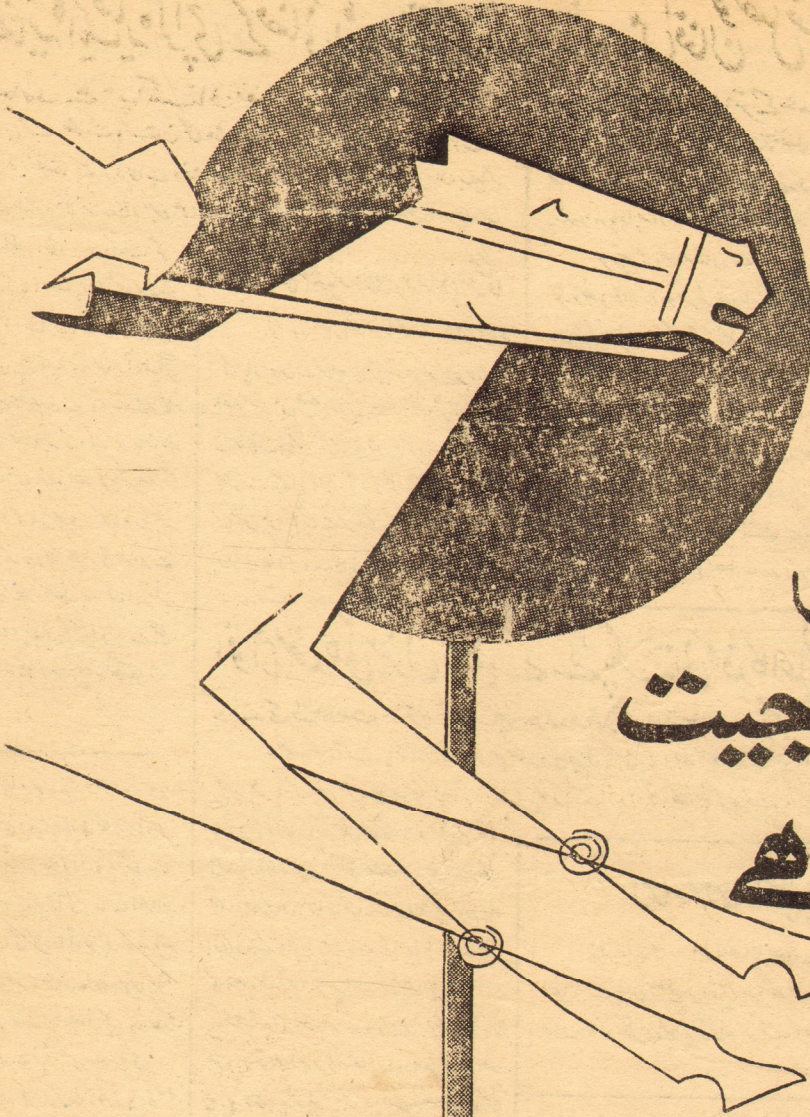
اس میں
جیت ہی جیت
ہے
زندگی کا بیمہ کوئی جوا نہیں، بلکہ اس میں آپ کیلئے یقینی فائدے ہیں۔
آپ جو رقم بیمہ کی قسطوں میں دیتے ہیں وہ سب کی سب مع منافع آپکو
یقینی طور پر واپس مل جاتی ہے آپ کے اہل و عیال کے مستقبل کا تحفظ ایک
علیحدہ فائدہ ہے جو آپ حاصل کرتے ہیں۔
پوسٹ آفس نے اب ایک نئی پالیسی رائج کی ہے،
جس کے لئے طبی معائنہ کی شرط نہیں،
اس نئی پالیسی کے تحت آپ
پانچ ہزار روپے تک کا بیمہ
کرا سکتے ہیں۔
تفصیلات کیلئے کسی ڈاک خانے سے رجوع کیجئے
پوسٹل
لائف
انشورنس
قسطیں کم، منافع زیادہ
DFP 780
united

بھارتی فضائیہ کا ایک طیارہ کراچی کے فضائی اڈہ پر اتر گیا

"تحقیقات جاری ہے" پاکستانی فضائیہ کے ترجمان کا بیان

کراچی ۳۰ر اگست۔ حکومت پاکستان کل ماڑی پور کے ہوائی اڈے پر اترنے والے بھارتی فضائیہ کے بارے میں تحقیقات کر رہی ہے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے آج یہاں بتایا کہ بھارتی فضائیہ کا طیارہ فلائنگ کارجس میں بھارتی فضائیہ کے چار کمشنڈ افسر اور چار نان کمشنڈ افسر سوار تھے۔ اٹھائیس اگست کو تیسرے پہر تین بج کر ۲۵ منٹ پر ماڑی پور کے ہوائی اڈے پر اترا تھا ترجمان نے بتایا ہے کہ تحقیقات جاری ہے آپ نے بھارتی طیارے کے بارے میں مزید تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔ پاکستانی فضائیہ کے ایک ترجمان نے ایک سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ پاک فضائیہ نے بھارتی طیارے کو ماڑی پور کے اڈے پر اترنے کے لئے نہیں کہا تھا بلکہ بھارتی طیارے نے خود ہی کنٹرول سے رابطہ پیدا کیا اور انترجمان نے مزید بتایا کہ بھارتی طیارے کے عملے کے ارکان زیر حراست نہیں ہیں۔ تحقیقات جاری ہے۔

فرانس کے خلاف جنگ آزادی تیز تر کر دی جائیگی

تونس ۳۰ر اگست۔ حکومت آزاد الجزائر کی پارلیمان نے تریپولی کے مقام پر اپنے حالیہ اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ الجزائر میں فرانس کے خلاف جنگ آزادی تیز تر کر دی جائے گی حکومت آزاد الجزائر نے کل ایک اعلان جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ جنگ آزادی دو محاذوں پر لڑی جائیگی ایک محاذ تو الجزائر میں ہوگا اور دوسرا سفارتی سطح پر ہوگا، تاکہ زیادہ سے زیادہ مادی سیاسی اور سفارتی حمایت اور امداد حاصل کی جائے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ انقلاب الجزائر کی قومی کونسل نے الجزائر میں حریت پسندوں کی کاروائی تیز کرنے جدوجہد کے لئے عوام کی صلاحیت بڑھانے اور انہیں سیاسی اور سماجی طور پر منظم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خارجی میدان میں قومی کونسل نے فرانسیسی سامراج کی بین الاقوامی پوزیشن کمزور کرنے اور زیادہ سے زیادہ مادی، سیاسی اور سفارتی امداد و حمایت حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پشاور میں افغان قونصل خانہ اس ہفتے بند کر دیا جائیگا

افغان تجارتی دفاتر کے عملہ نے بھی روانگی کی تیاریاں شروع کر دیں

پشاور ۳۰ر اگست۔ افغان قونصل خانے کے عملے نے بوریا بستر سمیٹنا شروع کر دیا ہے پشاور میں قونصل خانہ اور تجارتی ادارہ بند کرنے کے بارے میں حکومت افغانستان کے احکام کل موصول ہو گئے تھے پشاور اور پارا چنار میں افغانستان کے تجارتی دفاتر کے عملہ نے بھی روانگی کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

فرنیچر کو افغانستان لے جانے کے لئے کل قونصل خانہ کی دو منزلہ عمارت کے باہر بہت سے ٹرک کھڑے دیکھے گئے تھے۔ افغانی قونصل مسٹر غلام حسن صفی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا ہے کہ روانگی کی تیاریوں میں کم از کم چار دن لگیں گے اور میں اور میرا عملہ ایک ہفتہ کے اندر روانہ ہو جائیں گے۔ حکومت پاکستان نے ۲۳ر اگست کو حکومت افغانستان سے کہا تھا کہ وہ پاکستان میں اپنے قونصل خانے اور تجارتی دفاتر پندرہ دن کے اندر اندر بند کر دے نوٹس کی مدت چھ ستمبر کو ختم ہو جائے گی۔ جلال آباد اور قندھار میں پاکستان کے قونصل خانے بند کر دیئے گئے ہیں۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے لئے پاکستانی وفد کا اعلان

وفد کی قیادت محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کریں گے

کراچی ۳۰ر اگست۔ پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے لئے جو آئندہ مہینے نیویارک میں شروع ہوگا اپنے وفد کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے پاکستانی وفد چار ارکان پر مشتمل ہوگا۔ اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خان اس کی قیادت کریں گے وفد کے ارکان کے نام یہ ہیں۔ امریکہ میں پاکستانی سفیر کی اہلیہ شیریں عزیز احمد مسٹر اے۔ ٹی۔ ایم مصطفیٰ بیرسٹر ڈھاکہ۔ خواجہ سرور حسین، سیکرٹری ادارہ بین الاقوامی امور پاکستان اور مسٹر غلام واحد چوہدری ریڈر پولیٹیکل سائنس ڈھاکہ یونیورسٹی۔

وفد کے متبادل ارکان حسب ذیل ہیں:۔ واشنگٹن میں پاکستان کے وزیر مختار برائے اقتصادی امور مسٹر وزیر علی یا انکے جانشین ڈاکٹر جاوید اقبال بیرسٹر لاہور۔ اقوام متحدہ میں پاکستان مشن کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر آئی اے اخوند مسٹر ایس۔ اے۔ سعید۔ ڈائریکٹر وزارت امور خارجہ کراچی اور اقوام متحدہ میں پاکستان مشن کے سیکنڈ سیکرٹری۔

اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے سیکرٹری اور نیویارک میں پاکستان کے پریس اتاشی وفد کے مشیروں کے فرائض انجام دیں گے۔

زعماء/زعماء اعلیٰ انصار اللہ توجہ فرمادیں

زعماء/زعماء اعلیٰ انصار اللہ صاحبان سے گذارش ہے کہ اپنے خوش الحان انصار کے اسماء سے ہمیں مطلع فرمادیں جو انصار اللہ کے آئندہ سالانہ اجتماع میں شرکت فرما رہے ہوں تاکہ نظموں کا پروگرام مرتب کرتے ہوئے انہیں ملحوظ رکھا جاسکے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انگلستان جانیوالے دوستوں کیلئے ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ لنڈن میں ہماری مسجد اور مشن ہاؤس قائم ہے۔ جہاں نمازوں اور دیگر تربیتی جلسوں وغیرہ کا باقاعدگی سے انتظام ہے احباب کو چاہیئے کہ جب کبھی وہ لنڈن جائیں تو مسجد اور مشن سے باقاعدہ تعلق رکھیں تا مشن کو ان کی ضروریات اور مشکلات کا علم رہے اور احباب جماعت کو مشن کے حالات وکوائف وغیرہ کا علم ہوتا رہے نیز انہیں تربیتی تعلیمی اور روحانی امور سے واقفیت حاصل ہو۔

(وکالت تبشیر)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جو طلبہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ ۳۱ر اگست کو صبح ۸ بجے انٹرویو کے لئے حاضر ہو جائیں۔ انٹرویو سے قبل دفتر سے فارم حاصل کرکے پُر کرلیں اور ساتھ لاویں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

مغربی طاقتوں پر روس کا الزام

ماسکو ۳۰ر اگست۔ حکومت روس نے یہ الزام لگایا ہے کہ غیر ملکی آبدوزیں روس کے علاقائی سمندروں میں داخل ہو کر جاسوسی اور مشقیں کرتی رہی ہیں۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی طاس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی حکومت نے وزارت دفاع کو حکم دیا ہے کہ اگر آئندہ کوئی غیر ملکی آبدوز روسی علاقائی سمندروں میں داخل ہوئی تو اسے تباہ کر دیا جائے گا۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ غیر ملکی آبدوزیں سرکاری طور پر اجازت حاصل کرنے کے بعد ہی روس کے علاقائی سمندروں میں داخل ہو سکتی ہیں لیکن ایکے ساتھ شرط یہ ہے کہ وہ پانی میں غوطہ نہ لگائیں بلکہ سطح آب پر ہی رہیں۔